عن جابر بن سمرة قال خرج علينا رسول الله ﷺ قال مالي اراكم
رافعي ايديكم كانها اذناب خيل شمس اسكوا في الصلوٰة (مسلم)
حضرت جابر بن سمرة ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ اپنے حجرہ سے باہر تشریف لائے (اور ہمیں رفع یدین
کرتے ہوئے دیکھ کر فرمایا) کیا ہے کہ میں تمھیں اس طرح رفع یدین کرتے ہوئے دیکھتا ہوں جیسے سرکش
گھوڑوں کی دُمیں ہیں نماز میں سکون اختیار کرو۔
ازالۃ الرین
عن مسئلۃ ترک رفع الیدین
مؤلف
استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا
محمد یعقوب ہزاروی مدظلہ العالی
استاذ الحدیث جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی
ناشر
ضیاء العلوم پبلی کیشنز
راولپنڈی پاکستان

نام کتاب: **ازالة الرين**
عن مسئلة ترک رفع اليدين

تصنیف: شیخ الحدیث علامہ محمد یعقوب ہزاروی مدظلہ العالی

کمپوزنگ: ضیاء العلوم کمپوزنگ سنٹر سٹیلائیٹ ٹاؤن راولپنڈی

کمپیوٹر گرافکس: قاضی محمد یعقوب چشتی

بار طبع: اپریل 2007

قیمت: .... روپے

ناشر: سید شہاب الدین شاہ
ضیاء العلوم پبلی کیشنز راولپنڈی پاکستان

رابطہ: 0333- 5166587 - Fax 051-4580404
Email:ziauloom@isb.paknet.com.pk

فہرست

الرکوع ولا یرفع فی شیٔ من الصلوٰۃ وھو قاعد واذا قام من السجدتین رفع کذلک صححہ الترمذی فمحمول علی النسخ للاتفاق علی نسخ الرفع عند السجود "(فتح القدیر ج ۱)

غلطی نمبر 10: غیر مقلد صاحب نے ترمذی شریف کی آسان عبارت کا انتہائی غلط ترجمہ کیا ہے ترجمہ ملاحظہ ہو۔

"ولم یثبت حدیث ابن مسعود ان النبی ﷺ لم یرفع یدیہ الا فی اول مرۃ"

یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود نے شروع میں رفع یدین کیے پھر نہیں کیے

لم یرفع میں ھو ضمیر اس کا فاعل ہے اس کا مرجع لفظ النبی ہے اور غیر مقلد صاحب نے اس کا مرجع عبداللہ بن مسعود بنا دیا ہے یہ ایسی فحش غلطی جس کا وقوع کسی طالب علم سے بھی بعید الوقوع ہے۔

غلطی نمبر 11: لم یرفع صیغہ واحد کا ہے اور اس کا ترجمہ "رفع یدین کیے جمع کے صیغہ کا ترجمہ ہے جو کہ حدیث میں مذکور نہیں نیز عوام بھی یہ جانتے ہیں کہ شروع نماز میں ایک ہی بار رفع یدین کیا جاتا ہے کئی بار نہیں کیا جاتا۔

"عمدۃ القاری شرح بخاری کے حوالے سے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا واقعہ بتایا ہے تو سوال یہ ہے کہ واقع سندا کہاں روایت کیا گیا عمدۃ القاری تو ایک حنفی نے بخاری کی شرح لکھی ہے وہ کوئی مستند کتاب نہیں۔"

جو حدیث بغیر سند کے ذکر کی جائے اسے محدثین کی اصطلاح میں معلق کہا جاتا ہے حدیث معلق کے متعلق علامہ بن حجر العسقلانی فرماتے ہیں۔

"لکن قال ابن الصلاح ھنا ان وقع الحذف فی کتاب التزمت صحتہ کالبخاری و مسلم وما اتی فیہ بالجزم دل علی انہ ثبت اسنادہ عندہ وانما حذف لغرض من الاغراض وما اتی فیہ بغیر الجزم ففیہ مقال"

لیکن ابن صلاح نے فرمایا ہے اگر سند کا حذف ایسی کتاب میں ہو جس کی صحت کا التزام کیا گیا ہو جیسے بخاری اور مسلم جو معلق صیغہ جزم کے ساتھ ہو تو یہ حذف اس پر دال ہے کہ اس حدیث کا اسناد مصنف کے نزدیک ثابت ہے اس نے کسی غرض کے لئے سند کو حذف کر دیا ہے اور جس معلق کو بغیر جزم کے ذکر کیا ہو اس معلق کی قبولیت میں نزاع اور اختلاف ہے۔

(نزاھۃ النظر فی توضیح نخبۃ الفکر)

علامہ النواوی کا ارشاد ہے۔

"واستعملہ بعضھم فی حذف کل الاسناد کقولہ قال رسول اللہ ﷺ او قال ابن عباس او عطا او غیرہ کذا وھذا التعلیق لہ حکم الصحیح" (تقریب النواوی ج ۱)

اور بعض نے تمام سند کے حذف میں تعلیق کا استعمال کیا ہے مثلاً یوں کہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے یا یوں کہ ابن عباس نے کہا یا عطا یا کسی اور کے متعلق کہے فلاں نے یوں کہا ہے یہ تعلیق حدیث صحیح کے حکم میں ہے۔

ان ائمہ دین کی ان تصریحات سے روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ حدیث معلق کو جب کوئی محدث صیغہ جزم کے ساتھ بیان کرے تو وہ حدیث معلق صحیح حدیث کے حکم میں ہے اور ائمہ حدیث کے نزدیک مقبول ہے ہر حدیث کی صحت اور قبولیت کے لئے بیان سند کو شرط قرار دینا علم اصول

حدیث سے جہالت پر مبنی ہے اس شرط سے تو تعلیقات بخاری جو بالاتفاق مقبول عندالائمہ ہیں بھی مردود ٹھہریں گی۔

حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ کی روایت کو درج ذیل صنادید امت نے اپنی کتب جلیلہ میں ذکر فرمایا ہے۔

1: شیخ الاسلام علامہ بدرالدین ابومحمد محمود بن عینی رحمہ اللہ تعالیٰ
(عمدة القاری ج ٥)

2: معجزۃ المصطفیٰ فی الھند شیخ المحدثین شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ
(شرح سفر السعادت)

3: علامہ جلال الدین بن شمس الدین الخوارزمی (الكفاية)

4: شیخ الاسلام برھان الدین ابوالحسن علی بن ابی بکر الفرغانی مؤلف ہدایہ
(بداية ج ١)

کوئی سلیم العقل ان ائمہ دین کے متعلق یہ نہیں کہہ سکتا کہ انہوں نے اپنی کتب میں بے اصل غیر معتبر روایت کو ذکر کیا ہے دلیل بصورت قیاس اقترانی یوں مرتب ہوگی۔

صغریٰ: حضرت عبداللہ بن زبیر کی روایت محدثین نے صیغہ جزم سے ذکر کی ہے

کبریٰ: محدثین جسے صیغہ جزم سے ذکر کریں وہ صحیح ومقبول ہے نتیجہ آئیگا حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ کی روایت صحیح ومقبول ہے۔

عمدۃ القاری کے متعلق جو کیا گیا ہے کہ یہ ایک حنفی نے لکھی ہے کوئی مستند کتاب نہیں۔

اس کے جواب میں صرف اتنی گزارش کروں گا کہ چمگادڑ کو اگر دن میں سورج کی روشنی نظر نہ آئے تو اس کی وجہ سورج کے نور میں نقص یا کمی نہیں بلکہ اس کا اپنا اندھاپن ہی حائل ہے۔ جسے یہ بھی معلوم نہ ہو کہ لفظ رفع یدین مذکر ہے یا مؤنث اس کے عمدۃ القاری کو غیر مستند کہنے سے عمدۃ القاری اور اس کے مصنف کی شان میں کمی نہیں آئے گی۔ کیونکہ اس کتاب کی افادیت اور اس کے مصنف کی علمیت مسلم عندالخواص والعوام ہے۔

شیخ الاسلام العلامہ بدرالدین عینی وعمدۃ القاری اکابر علماء کی نظر میں

مؤرخ شہیر مصطفیٰ بن عبداللہ کشف الظنون میں لکھتے ہیں۔

" وبالجملة فان شرحه حافل كامل في معناه "

خلاصہ کلام یہ کہ شیخ الاسلام علامہ بدرالدین عینی کی شرح عمدۃ القاری علوم سے بھری ہوئی ہے اور بخاری کی کامل شرح ہے۔

(كشف الظنون عن اسامي الكتب والفنون ج ١)

علامہ ابوالمعالی الحسینی رقمطراز ہیں:

" وهو الامام العلامه الحافظ المتقن شيخ العصر واستاذ الدهر محدث زمانه المنفرد بالرواية والدراية حجة الله على المعاندين وآية الكبرى على المبتدعين شرح صحيح الامام البخاري بشرح لم يسبق له نظير في شروح مع ماكانت له من المصنفات المفيدة والآثار السديده وبالجملة كان رحمه الله من مشاهير عصره علما وزهدا وورعا وممن له اليد الطولى في الفقه و الحديث (غاية الاماني)

شیخ الاسلام علامہ بدرالدین عینی امام العلامہ الحافظ پختہ علوم والے

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

اَلدَّلَائِلُ الْقَاطِعَۃ

فِیْ رَدِّ مُجَلَّۃِ الدَّعْوَۃِ لِلْوَھَّابِیَّہ

تصنیف

عبدِ مصطفےٰ غلام رضا

مولانا محمد محبت علی قادری

مکتبہ قادریہ سکندریہ

حزب الاحناف گنج بخش روڈ۔ لاہور

اَلدَّلَائِلُ الْقَاطِعَۃُ

فِیْ رَدِّ مُجَلَّۃِ الدَّعْوَۃِ لِلْوَھَابِیَّۃِ

مصنّف عبدِ مصطفٰے غلام رضا

محمدؐ محبّت علی قادری ابنِ محمد علی کھرل

الساکنے

گہنہ گڑھی تحصیل ننکانہ نزد سیدوالہ

از خدام سیّد السادات فخر الصلحاء پیرِ طریقت

رہبرِ شریعت سیّد اعجاز علی شاہ گیلانی زیب

سجّادہ آستانہ عالیہ حجرہ شاہ مقیم

نام کتاب : الدلائل القاطعہ
فی رد مجلۃ الدعوۃ للوھابیہ

مصنف : محمد محبت علی قادری کھرل

صفحات: ۴۵۷

بار اول مارچ ۱۹۹۶ء

تعداد : پانچ سو

کتابت: محمد اکرم معرفت ظفر دار الکتابت

مطبع : شیخ ہندی سٹریٹ داتا دربار لاہور

مطبع : الامان پرنٹنگ پریس اردو بازار لاہو

قیمت : مبلغ ۱۸۰/- روپے

کے متعلق یوں بیان کیا گیا ہے۔

مَا رَءَیْتُ شَیْأً قَطُّ اِلَّا اللہَ یَعْنِیْ بِغَلَبَاتِ الْمُحَبَّۃِ وَ غَلَیَانِ الْمُشَاھِدَۃِ۔ میں نے کوئی چیز کبھی نہیں دیکھی مگر اللہ تبارک تعالیٰ کو غلبہ محبت اور جوش مشاہدہ کے ساتھ دیکھا۔ ان اقوال مبارکہ سے معلوم ہوا کہ ممکنات و مخلوقات کا وجود اللہ تعالیٰ کے وجود کا مظہر تام ہے مگر اسے دیکھنے کے لیے چشم بینا و حق نما ہونی ضروری ہے اس لیے کہ کور چشم کو تو اپنا وجود ہی نظر نہیں آتا اسے حق تعالیٰ کا وجود مخلوق کے وجود سے کیا نظر آئے گا مگر چمگادڑ کے انکار سے سورج کا روشن وجود معدوم نہیں ہوتا۔

بہرحال اللہ تعالیٰ کو دیکھنے اور پہچاننے کے لیے انسان کا اپنا وجود ہی آئینہ ہے جیسے کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔ وَفِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ۔ اور تمہارے وجودوں میں ہے کیا تمہیں سوجھتا نہیں۔ اسی طرح حدیث شریف میں ہے۔

مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ۔ جس نے اپنے آپ کو پہچانا اس نے اپنے رب کو پہچانا۔

انانیّت حجاب اکبر ہے

تصریح: انسان میں انانیت معرفت الٰہیہ اور معرفت نفس کے درمیان حجاب اکبر ہے جس نے اسے درمیان سے ہٹا دیا اسے اپنی حقیقت نظر آئی کہ وہ محتاج و مخلوق و حادث ہے تو اسے محتاج الیہ اور خالق و قدیم کی خود بخود پہچان ہوگئی۔ نیز اگر انسان اپنی ابتداء پر نظر ڈالے اور غور و خوض کرے کہ جب وہ ماں کے پیٹ میں بے جان نطفہ کی حالت میں آیا تو اس کو زندگی کس نے بخشی اور اس کو وہاں روزی کس نے عطا کی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ انسان کو اس وقت کی یوں یاد دلاتا ہے۔